اور آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ جنگ ہماری جماعت کے بنگالی کارکنوں ہی نے لڑی تھی مغربی پاکستان سے جماعت کا کوئی آدمی نہ گیا تھا۔ مشرقی پاکستان میں عملاً جو صورت پیش آئی وہ یہ تھی کہ بنگالی قوم پرست مسلمان اور ہندو مل کر ایک قوم بن گئے تھے اور انہوں نے ہندوستان سے مدد لے کر پاکستان کے خلاف بغاوت کی تھی۔ اب آپ ہی بتائیں کیا ہم سے یہ توقع کی جا سکتی تھی کہ ہم آنکھوں دیکھتے اس بات کو گوارا کر لیتے کہ ایک طرف اندر سے ہندو اور مسلمان بنگالی قوم پرست مل کر بغاوت کریں اور دوسری طرف باہر سے ہندوستان کے ہندو پہلے در پردہ اور پھر علانیہ ان باغیوں کی مدد کو آجائیں، اور ہم ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھے یہ تماشا دیکھتے رہیں۔ یہ بغاوت مشرقی پاکستان کے عام مسلمانوں کی نہ تھی بلکہ صرف بنگالی قوم پرست مسلمانوں اور ہندوؤں کی تھی، اور ہندوستان کی مداخلت اس کو طاقت پہنچا رہی تھی۔ اس کے کامیاب ہونے کا لازمی نتیجہ یہ ہونا تھا کہ وہاں سات کروڑ مسلمانوں کی آبادی غلامی کے جوئے میں کس دی جائے۔ کیا آپ کی رائے میں ہمیں اس المناک نتیجے کو رونما ہونے سے روکنے کے لیے کچھ نہ کرنا چاہیے تھا؟ اب آپ خود جا کر وہاں دیکھ لیں کہ اس نام نہاد بنگلہ دیش کی عام مسلمان آبادی کا کیا حال ہو رہا ہے۔ ان کے مذہبی مدارس تباہ کر دیے گئے۔ بکثرت بنگالی مسلمان علما قتل کر دیے گئے۔ دینی تعلیم کے لیے قاعدے اور سیپارے تک نہیں مل رہے ہیں۔ معاشی بدحالی کا یہ عالم ہے کہ ایک مزدور کو آٹھ روپے روزانہ اجرت ملتی ہے مگر بیس روپے سے کم میں ایک دن کا کھانا میسر نہیں آتا۔ حالانکہ ایک زمانہ میں جب پاکستان تھا تو تین روپے ایک مزدور کو ملتے تھے اور وہ پیٹ بھر کے دو وقت کھانا کھاتا تھا۔ اب جا کر اہل بنگال کو اور خود بنگالی قوم پرست مسلمانوں کو معلوم ہوا ہے کہ ناجائز استحصال (EXPLOITATION) جس کا رونا وہ پاکستان کے زمانے میں روتے تھے، اصل میں کس چیز کا نام ہے اور اب انہیں کون لوٹ کھسوٹ رہا ہے۔ ہندوستان کی فوجوں نے وہاں داخل ہو کر ملک کو بے تحاشا لوٹا ہے۔ ہندو وہاں کے کارخانے اکھاڑ اکھاڑ کر لے گئے۔ لوگوں کے گھروں سے ریفریجریٹر اور ایئرکنڈیشنر تک نکال لے گئے۔ موٹریں چھین چھین کر لے گئے۔ اور اب اتنے بڑے پیمانے پہ وہاں کا خام مال ہندوستان اسمگل ہو رہا ہے کہ اس نے مشرقی پاکستان کی معیشت کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ یہ جو نام نہاد آزادی مشرقی پاکستان کے لوگوں کو ملی ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان جب چاہے وہاں اپنی فوجیں داخل کر سکتا ہے۔ ہندوستان کی مرضی کے خلاف یہ نام نہاد بنگلہ دیش کوئی فوج، کوئی ایئر فورس اور کوئی بحری بیڑہ نہیں رکھ سکتا۔ نہ کسی سے آزادانہ تجارتی معاملات طے کر سکتا ہے۔ اپنے بنگالی مسلمان بھائیوں کو اسی انجام سے بچانے کے لیے جماعت اسلامی کے کارکنوں نے اپنی جانیں لڑا دیں اور اپنے

چھ سات ہزار سے زیادہ آدمی شہید کرا دیے۔ جو لوگ مشرقی پاکستان میں پاکستانی افواج کے مظالم کی دُہائی دیتے ہیں اُن کو معلوم نہیں ہے کہ بنگالی قوم پرست مسلمانوں نے ہندوؤں کے ساتھ مل کر نہ صرف غیر بنگالی مسلمانوں پر بلکہ خود دیندار بنگالی مسلمانوں پر بھی کیسے کیسے خوفناک مظالم ڈھائے تھے۔ انہوں نے مردوں، عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو بلا امتیاز لاکھوں کی تعداد میں قتل کیا۔ عورتوں کے ننگے جلوس نکالے اور باپوں، بھائیوں، شوہروں اور بیٹوں کے سامنے ان کو بے حرمت کیا۔ حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کیے۔ بچوں کو قتل کر کے ان کی ماؤں کو مجبور کیا کہ ان کا خون پیئیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ جس سرزمین میں مسلمان کافروں کے ساتھ مل کر مسلمانوں پر یہ ظلم ڈھائیں وہ سرزمین خدا کے عذاب سے کبھی نہیں بچ سکتی۔ آفرین ہے مغرب کے جھوٹے پریس پر کہ اس نے پاکستانی فوجوں کے جھوٹے سچے مظالم کا تو ڈھول خوب پیٹا، مگر بنگالی قوم پرستوں کے اِن مظالم کا کبھی ذکر تک نہ کیا۔

سوال نمبر ۱۶۔ اہل کتاب کا ذبیحہ

"یہودی یا مسیحی اہل کتاب کا ذبح کیا ہوا گوشت حلال ہے یا حرام؟"

جواب:۔ قرآن مجید میں آپ سورۂ مائدہ کا پہلا رکوع پڑھیے، اس میں سب سے پہلے مسلمانوں سے یہ کہا گیا ہے کہ تمہارے لیے طیّبات (پاک چیزیں) حلال کی گئی ہیں۔ اس کے بعد یہ کہا گیا ہے کہ تمہارے لیے اہل کتاب کا کھانا حلال ہے۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ اہل کتاب کا طیّب کھانا ہمارے لیے حلال کیا گیا ہے نہ کہ ان کا خبیث (ناپاک) کھانا۔ اور اسی سورہ میں طیّبات کی یہ تشریح بھی کر دی گئی ہے کہ جانور حلال قسم کا ہو، اس کو صحیح طریقہ سے ذبح کیا گیا ہو اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ انہی شرائط کے ساتھ اہل کتاب کا کھانا ہمارے لیے حلال کیا گیا ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے ساتویں آٹھویں صدی تک عیسائی کم از کم شرقِ اوسط میں اسی طریقہ سے ذبح کرتے تھے، جیسا کہ حافظ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے۔ اس لیے ان کا ذبیحہ حلال تھا۔ مگر اب چونکہ انہوں نے اس طریقہ کی پابندی چھوڑ دی ہے اس لیے ان کا ذبیحہ حلال نہیں رہا۔ البتہ مذہب کے پابند یہودیوں کے متعلق مجھے معلوم ہوا ہے کہ ان کے ہاں ذبح کرنے کا طریقہ تقریباً وہی ہے جو ہمارے ہاں رائج ہے اور وہ ذبح کرتے وقت اللہ کا نام بھی لیتے ہیں۔ اب یہ آپ لوگ خود تحقیق کر لیں کہ وہ یہاں اس طریقہ پر عمل کرتے ہیں یا نہیں۔ میں نے پاکستان میں ان کے ایک عالم سے پوچھا تھا تو اُس نے مجھے بتایا تھا کہ ہمارے ہاں بھی یہی حکم ہے کہ ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا جائے اور ہمارے ہاں ذبح کا طریقہ بھی وہی ہے جو آپ کے ہاں ہے۔ اسی بنا پر میں ان کے ذبیحہ کو حلال سمجھتا ہوں۔